آئینہ

دل کی بات:	اداریہ	مدیر	۳
بیاد جانشین امیر شریعت:	مولانا سید ابوذر بخاری...اک ضرب ید اللہی!	سید عطاء المحسن بخاری	۷
اظہار تعزیت:	ہر دل اداس، ہر آنکھ نم	ادارہ	۱۰
تعزیتی اجلاس:	قائد احرار جانشین امیر شریعت کے انتقال پر دار بنی ہاشم میں تعزیتی جلسہ	مہدی معاویہ	۱۱
(نظم)	مثیلِ بوذر	سید محمد یونس بخاری	۱۳
نقد و نظر:	خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے!	سید محمد کفیل بخاری	۱۴
خطاب:	جانشین امیر شریعت کا خیر المدارس میں معرکہ آرا خطاب	مہدی معاویہ	۱۶
قلم برداشتہ:	خبرم رسیدہ امشب کہ تو باز خواہی آمد	سید عطاء المحسن بخاری	۱۸
دین و دانش.	ختم نبوت	"	۲۹
یادرفتگاں:	دل کی دل ہی میں رہی! (بیاد مولانا محمد سعید الرحمن علوی رحمہ اللہ)	مولانا عتیق الرحمن سنبھلی (لندن)	۳۲
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس	عبداللطیف خالد چیمہ	۳۵
دین و دنیا:	دینی مسائل	ادارہ	۳۷
تجزیہ:	اسلامی انقلاب اور فلسفۂ اتحاد (ڈاکٹر اسرار احمد کی خدمت میں چند معروضات)	سید عطاء المحسن بخاری	۳۸
شاعری:	نذرانۂ عقیدت (نعت)	احسان قادری	۴۲
" :	زندگی کا دشمن (نظم)	حبیب الرحمٰن بٹالوی	۴۳
" :	رنگِ سخن (نظم)	پروفیسر اکرام تائب	۴۴
" :	غزل	پروفیسر خالد شبیر احمد	۴۵
ترحیم:	مسافرینِ آخرت	ادارہ	۴۶

قائد احرار، جانشینِ امیر شریعت

حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری کا سانحہ ارتحال

ہمارے مشفق و مربی، قائد احرار، جانشینِ امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری تقریباً ستر برس کی عمر میں ۲۷، ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۳، ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء پیر اور منگل کی درمیانی شب دس بج کر چالیس منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جاملے، انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ صحیح معنوں میں اپنے عظیم والد کے جانشین تھے۔ وہ اپنے کردار و عمل میں اسلاف کی تصویر تھے۔ وہ فکر احرار کے سچے وارث وامین تھے۔ انہوں نے ایک بھرپور زندگی گزاری اور حیاتِ مستعار کو تبلیغِ دین کے لئے وقف کئے رکھا۔ حضرت شاہ جی، ۱۳ دسمبر ۱۹۲۶ء کو امرتسر کے محلہ کڑہ مہاسنگ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ والدہ ماجدہ سے تعلیم قرآن کریم کا آغاز کیا اور پھر اپنے وقت کے جید قاری و عالم حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ سے قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۹۳۹ء میں مدرسہ خیر المدارس جالندھر میں داخل ہوئے۔ تعلیم کے آخری سال تقسیمِ ملک کا معاملہ پیش آگیا۔ چنانچہ ان کا ایک تعلیمی سال ضائع ہو گیا۔ ۱۹۴۸ء میں خیر المدارس ملتان میں منتقل ہوا تو وہ سند فراغ حاصل کرنے والی پہلی جماعت میں شامل تھے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا اور ان کی خاص شفقتوں، عنایات اور توجہات کا مرکز و محور رہے۔ استاذ محترم کے حکم سے خیر المدارس ملتان میں چند برس ادب اور فقہ کے اسباق بھی پڑھائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے محلہ کی مسجد عائشہ میں "مدرسہ حریت اسلامیہ" کے نام سے قائم کیا۔ پھر اپنی جگہ مل گئی تو اس میں "مدرسہ احرار اسلام" قائم کیا۔ اسی مدرسہ میں "معاویہ سیکنڈری سکول" بھی قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نہایت اعلیٰ علمی و ادبی ذوق عطا فرمایا تھا۔ اپنے اسی ذوق کی تحریک پر انہوں نے ۱۹۵۰ء میں ایک ادبی تنظیم "نَادِیَۃُ الْاَدَبُ الْاِسْلامی" قائم کی۔ انکی علمی وجاہت، وسعت مطالعہ، سحر طراز شخصیت اور بے پناہ صلاحیتوں کی وجہ سے پڑھے لکھے اور باشعور نوجوان علماء کا ایک حلقہ ان کے گرد جمع ہو گیا۔ "نادیۃ الادبُ الاسلامی" میں ایسے ہی لوگ شامل تھے۔ اس تنظیم کے تحت ایک معیاری ادبی مجلہ سہ ماہی "مستقبل" جاری کیا۔ مستقبل میں شامل ان کی نگارشات اور ان کے رفقاء فکر کی تحریری کاوشوں سے ایک زمانہ متاثر ہوا، ایک نسل نے ان کی صلاحیتوں سے استفادہ کیا اور اہل دانش نے خراجِ تحسین پیش کیا۔ پھر سہ روزہ "مزدور" جاری کیا، مزدوروں کے حقوق کے لئے "اسلامک ٹریڈ یونین بنائی" اور اسلام میں مزدوروں کے حقوق و فرائض کے حوالے سے ایک وقیع علمی مقالہ "اسلام اور مزدور" کے عنوان سے لکھا۔ پھر کسانوں کے حقوق کے لیے "اسلامی کسان کمیٹی" بنائی "اسلام اور کسان" کے عنوان سے تحقیقی مضمون لکھا۔ مجلس احرار اسلام کے ترجمان روزنامہ "آزاد" لاہور میں ان کے نثری شہ پارے، نظمیں اور

غزلیں شائع ہوتی رہیں۔ احرار کے ایک اور ترجمان روزنامہ "نوائے پاکستان" کے شعبہ ادارت کے رکن رکین رہے اور ان کی نگارشات اسمیں بھی شائع ہوتی رہیں۔ مولانا مجاہد الحسینی شاہ جی کے رفیق خاص تھے۔ ان کی ادارت میں شائع ہونے والے اخبار "غریب" میں بھی اُن کے قلم سے بعض مضامین نکلے ۱۹۵۳ء کی تحریکِ تحفظ ختم نبوت میں روپوش رہ کر کام کرنے والوں میں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے بعد وہ دوسرے آدمی تھے جنھوں نے روپوشی کے ایام میں تحریک کے اسیر رہنماؤں سے جیل میں رابطہ قائم رکھا اور ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر تحفظ ختم نبوت کا محاذ سرگرم رکھا۔ حکومتِ پاکستان اپنی ساری کوششوں کے باوجود انھیں گرفتار نہ کر سکی۔ ۱۹۶۰ء میں مرشد گرامی حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہ نے خلعت خلافت عطاء فرمائی۔ ۱۹۶۱ء میں حج کی درخواست منظور ہوئی مگر والد ماجد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی شدید علالت کے باعث سفرِ حج ملتوی کر دیا۔ پھر اپنی شدید خواہش کے باوجود وسائل نہ ہونے کی وجہ سے وہ تمام عمر حج نہ کر سکے۔ ۱۹۶۱ء میں ہی حضرت امیر شریعت کا انتقال ہو گیا۔ مجلس احرار اسلام پر ان دنوں پابندی تھی۔ آپ نے "مجلس خدام صحابہ" کی بنیاد رکھی اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت کے شعبہ تبلیغ "تحفظ ختم نبوت" کے محاذ پر داد شجاعت دیتے رہے۔ انہی دنوں ملتان میں ہفتہ وار درس قرآن کریم کا آغاز کیا اور علم و عرفان کے موتی بکھیرتے رہے۔ تب ان کا عہدِ شباب تھا اور اس دور کے دُروس میں نوجوانوں کا ایک جمِّ غفیر اُن کے گرد جمع ہو گیا۔ سینکڑوں نوجوانوں کی زندگیاں بدل گئیں اور ان کے افکار و عقائد کی اصلاح ہوئی۔ ۱۹۶۲ء میں سیاسی جماعتوں سے پابندیاں ختم ہوئیں تو مجلس احرار اسلام کی تنظیم نو کے لئے متحرک ہو گئے۔ اس وقت شیخ حسام الدین رحمہ اللہ احرار کے قائد تھے۔ اُنہی کی قیادت میں بقاء احرار کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں۔ ۱۹۶۸ء میں مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ آپ نے جماعت کا منشور اور دستور لکھا جو ان کی علمی صلاحیتوں کا شاہکار ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں احرار کی روایات کے ساتھ قائدانہ کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۵ء میں جماعت کے مرکزی امیر چن لئے گئے اور ۸۲ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ ۲۶ فروری ۱۹۷۶ء کو دارالکفر والارتداد "ربوہ" میں تاریخ میں پہلی بار اجتماع جمعہ منعقد کیا اور مسلمانوں کی پہلی مسجد، "جامع مسجد احرار" کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ۱۹۹۰ء میں فالج کا حملہ ہوا، اس کے بعد مسلسل مختلف عوارض کا شکار ہوتے رہے۔ گزشتہ دو سالوں سے بیماری نے شدت اختیار کر لی اور فالج کے تقریباً تین حملوں سے انکی صحت تباہ ہو گئی اور پھر وہ بستر علالت سے اٹھ نہ سکے۔ بالآخر ۲۴ اکتوبر کو یہ آفتابِ علم اُفق کے اُس پار چلا گیا جہاں سے لوٹ کر کبھی کوئی نہیں آیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ۔ احرار کی متاعِ عزیز تھے۔ وہ ایک مفکر اور جید عالم دین تھے۔ شعر و ادب اور خطابت میں انہیں جو مقام و مرتبہ حاصل ہوا وہ اسمیں یکتا تھے۔ انہیں مجلس احرار اسلام سے لازوال محبت تھی۔ وہ مجلس احرار اسلام کو شہداء ختم نبوت کی وراثت اور نشانی سمجھتے تھے۔ ان کا عزم تھا کہ وہ اس چراغ کی لو کو کبھی مدھم نہ ہونے دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے دوستوں کی بے وفائیوں، ہم عصروں کی چیرہ دستیوں اور سازشوں کے علی الرغم احرار کا علم بلند رکھا۔